67657 ـ اسلامی بنکوں کے حصص کی خرید و فروخت کا حکم

سوال

اسلامی بنکوں کے حصص کی خرید و فروخت کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو ان بنکوں نے اپنا یہ نام (اسلامی بنك) لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے رکھا ہے اور وہ سودی لین دین، اور دوسرے حرام کام کرتے ہوں تو یہ اسلامی بنك نہیں، اور ان میں شراکت اور ان کے ساتھ لین دین کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کے حصص کی خرید و فروخت میں حصہ لینا جائز ہے، کیونکہ یہ حرام فعل کے ارتکاب پر معاونت ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو المآئدۃ (2).

لیکن اگر یہ بنك حقیقتا واقعی طور پر اسلامی ہوں اور اپنے لین دین اور معاملات میں کتاب و سنت کو سامنے رکھتے ہوں اور اس پر عمل پیرا ہوں اور حرام معاملات کا لین دین نہ کرتے ہوں تو ان میں شراکت کرنے، اور ان بنکوں کے حصص کی خریداری میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ایسا کرنا چاہیے، کیونکہ اس میں دوسرے سودی بنکوں کے مقابلہ میں اس اسلامی بنك کا تعاون اور اسے تشجیع ہو گی، اس لیے کہ دوسرے بنکوں کے سودی لین دین، اور حرام معاملات عام ہونے کے نتیجہ میں اسلامی بنکوں کو جو مقابلہ ہے اس میں بھی اسلامی بنك کو تعاون ملےگا.

سوال نمبر (47651) کے جواب میں اسلامی بنك کی صفات اور علامات بیان کی جا چکی ہیں.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ذیل فتوی درج ہے:

" اگر بنك کی بنیاد ہی سود پر ہو اور وہ سودی لین دین کرتا ہو تو اس میں حصہ ڈالنا اور شراکت کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں ظلم و زیادتی اور برائی میں تعاون ہوتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم برائی اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو "

انتہی.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 506).

اور ایك دوسرا فتوى کچھ اس طرح ہے:

سودی لین دین نہ کرنے والے بنکوں کے ساتھ شراکت کرنے جائز ہیں، اور ایسے لین دین کے نتیجہ میں جو حرام نہ ہو بنك سے شراکت دار کو دو منافع حاصل ہو گا اس میں کوئی حرج نہیں وہ حلال ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 507).

اور ایك دوسرے فتوى میں درج ہے:

" جو بنك اور کمپنیاں سودی لین دین نہیں کرتے ان میں شراکت کرنا جائز ہے، اور جب شراکت دار اپنے سودی حصص سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو وہ اپنے حصص مارکیٹ کے ریٹ کے مطابق فروخت کردے اور پھر اس میں سے صرف اپنا اصل مال اپنے پاس رکھے، اور باقی نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر دے، اس کےلیے اپنے حصص کے فوائد، یا سودی نفع میں سے کچھ بھی اپنے پاس رکھنا جائز نہیں، لیکن اگر اس کی شراکت کسی ایسی کمپنی میں ہو جو سودی لین دین نہیں کرتی تو اس کا منافع حلال ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 507).

واللہ اعلم .